فہرست بعض مطالب اشاعۃ السنہ جلد نہم بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق سنہ ۱۸۸۶ع

اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّة

نمبر اول دوم سوم — معہ — جلد ۱۸ ہم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق سنہ ۱۸۹۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوتا ہی (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہی (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصًا جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی [illegible] ترقی کے مضامین [illegible]۔

(د) پولٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہی قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عمومًا عہ سالانہ ہی خواص (رؤسا اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس للعہ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھہ روپیہ لیئے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس عہ روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعاء خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہی خاص چھہ روپیہ رعایتی عیعہ ادنے ۱۲ آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت وارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہی۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

اشتہار

انگریزی حصہ اشاعۃ السنۃ کا (جو مضمون نمبر ۴ نواب صاحب بہوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہائی کا ترجمہ ہی) کمپوز ہو رہا ہی جو عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ اُسکی عام قیمت صعہ رعایتی عہ

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۲ جلد ۸ مین اشتہار کشتہ طلا مین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجھنا چاہیے۔

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

سنہ ۵ء مین خریداران اشاعۃ السنہ کی ترقی ہوئی ہے مگر صرف درجہ پنجم کی جو دعا خیر سے رسالہ کو مدد دیتے ہین اور روپیہ پیسہ کو دنیائے ناپاک سمجھکر اس پاک رسالہ کے عوض مین دینا جائز نہین جانتے - اور وہ مالی خریدارون کی نسبت نمبر مین نصف سے بڑھ گئے ہین -

خریداران درجہ اول و دوم تغیر وتبدل کے بعد سال گذشتہ کے برابر رہے - درجہ سوم کے بعد تغیر وتبدل (۱) سات گھٹے - چہارم کا ایک -

(السدس)
اس سال کی آمدنی پچھلے سب سالون کی نسبت کمی پر رہی ہے جسکی میزان ایک ہزار چھ روپیہ پانچ [illegible] تین سو روپیہ قرض لینے کی ضرورت پڑی

ہمارے خریدارون کے ذمہ آخر سنہ ۱ء تک چھ سو چالیس روپیہ دو آنے باقی ہین - اگر وہ خدا کا خوف کرین - انصاف و مروت کو عمل مین لاوین - قومی ہمدردی کو اپنا فرض سمجھین تو اس تین سو روپیہ قرض کا ادا ہونا مشکل نہین - مگر افسوس کا مقام ہے کہ خوف خدا - مروت - انصاف وہمدردی تو کجا بعض حضرات کو ننگ دنیا کا بھی خیال نہین - نہ وہ فہرست نادہندون مین اپنے نام نامی کی تشہیر سے ڈرتے ہین اور نہ نالش کی دہمکی سے خوف کرتے ہین - لہذا انکے معاملہ کو ہم خدا کی سپرد کرکے اس رپورٹ مین صرف ان معاونون کو جو ہمیشہ سے رسالہ کے حامی ومربی رہے ہین اس رسالہ کی مالی حالت کیطرف توجہ دلاتے ہین اور انسے امید رکھتے ہین کہ وہ اپنی عنایت ولتوجہ قدیم کو کار فرما ہوکر زر واجب ادا فرمائینگے - اور رسالہ کو اس قرض سے فارغ کرینگے -

اس مالی حالت کے مقابلہ مین جو رسالہ کی معنوی (مضامین کی) حالت ہے وہ ناظرین پر مخفی نہین ہے ہم اپنے خیال مین اسحالت پر بحکم "کہ مال مست وکہے حال مست" ایسے مست ومحظوظ ہین کہ اسکے مقابلہ مین اسکی مالی حالت کی کچھ پروا نہین کرتے اور یہہ عزم رکھتے ہین کہ جب تک ہمارے ذاتی مال واثاث سے اس رسالہ کا کام چل سکیگا ہم اس رسالہ کی اشاعت اور اپنی قوم کی خدمت سے پہلو تہی نکرینگے -

* یہ مضمون اقتصاد الخ جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین چھپا ہے مستقل بطور رسالہ بھی چھپا ہے خط کے اوپر کا نمبر [illegible] اور نیچے کا نمبر [illegible] رسالہ جہاد کا ہے

ہمارے معاون بھی جبتک اسکی معنوی حالت کو پسند کرین اسکی معاونت کو اپنا فرض سمجھین اور اس بات کے منتظر نہین کہ مہتمم رسالہ کا ذاتی مال و اثاث خصوصاً کتب خانہ اسمین صرف ہو کر تمام ہولے تب ہم اسکی مدد کرین۔ **اور جب** وہ اسکی معنوی حالت کو ناخوشی کی نگاہ سے دیکھنے لگین تب اسپر ہمکو فوراً آگاہ کرین ہم اپنے ذاتی اور بعض اہل پسند کی استطاعت سے اسکا کام چلتا دیکھینگے تو اسکو چلاتے رہینگے ورنہ اسکو بند کر دینگے۔ یہہ امر ہمدردی۔ اخوت و نصیحت اسلامی کے مخالف ہے کہ اسکے مضامین کو پسند کرین اور معاونت سے دریغ روا رکھین۔ یا اسکے مضامین کو غیر مفید سمجھکر پسند نکرین اور اسپر سکوت فرماکر پرچہ کو جاری رہنے دین اور معاونت کا نام نہ لین۔

ان معاونون کی خدمت مین جو اس رسالہ کے مضامین کو مفید اور اسکی معاونت کو اپنا قومی فرض سمجھتے ہین یہہ **التماس** کرنا بھی نامناسب نہین ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے موافق اس رسالہ کی معاونت کرین۔ اور ہمارے ان الفاظ ٹیٹل پیج رسالہ کو کہ ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے" جنکو ہم ہمیشہ سے شائع کرتے چلے آئے ہین غور سے پڑہین۔ ہمکو **معلوم** ہوا ہے کہ بعض حضرات سو دو سو روپیہ ماہوار [illegible] پاتے ہین پر وہ [illegible] ماہوار سے زیادہ معاونت [illegible] نہین کرتے۔ ہم انکو صاف کہتے ہین کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا۔ اسمین جو صاحب کچھہ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین۔ ورنہ اپنے آپکو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہی) خریدار سمجھین۔

مفت خوان حضرات کی خدمتمین یہہ التماس ہی کہ خدا تعالی نے مال کمسوب مین چالیسوین حصہ (زکوۃ) سے زیادہ فرض نہین کیا۔ **مال غنیمت** سے خمس سے زیادہ نہین لیا۔ وہ حضرات اشاعۃ السنہ کے مال کو غنیمت کا مال سمجھتے ہین تو بہی وہ خمس سے زیادہ کے مستحق نہین ہین۔ لہذا ہم ان حضرات کو نمبر کو نصف سے خمس تک گھٹانا چاہتے ہین۔ **ان** حضرات کو مناسب ہے کہ یا تو ادنی درجہ کی خریدار بنجاوین جنکو فی یوم ایک دھیلہ دینا پڑتا ہے جو کسی دال روٹی کھانیوالی پر شاق نہین ہی یا خود بخود استعفا یا معافی نامہ ارسال کرین یا ہم بذریعہ قرعہ اندازی یا اپنی تجویز کے اسمین تخفیف کرینگے۔ ہماری راے مین وہ مولوی صاحب جو قوم مین مقتدا ہونیکے سبب ہر طرح سے معاونت کر سکتے ہین اور پھر نہین (**خوش فہمی پر ناخوشی**) کرتے اس تخفیف کے مستحق ہین۔

ہمارے مضمون "خوش فہمی" نے ہمارے بعض احباب کو ناخوش کر دیا اور انکو از خود رفتہ بنا کر اس مضمون کے جواب

تمت

تصحیح غلطی - صفحہ ۳۷۰ سطر ۹ جلد ۱۰ مین لفظ جمع کو طبع بنالو - صفحہ ۵ جلد ۱۱ کے اس فقرہ حاشیہ (بقیہ حاشیہ بر حاشیہ صفحہ ۳۸۰ کے بعد جلد ۱۱ کا لفظ بڑہا دو)

اطلاع

عبارات ملا صاحب خیاسانی کو جنکی اغلاط کی فہرست رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۱ مین درج ہوئی ہے ہمنے علماء لاہور کے سامنے پیش کیا تو سبہی علماء نے بالاتفاق ان عبارات کو ناپسند کیا اور غلط قرار دیا بعض علماء کی تحریرات اور بعض کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہین معتقدین ملا صاحب ان عبارات کی غلط ہونے مین شک کرینگے تو ہم ان تحریرات و ملفوظات کو شائع کرینگے۔

مین ناشایستہ*** کلمات کہنے اور خلاف واقعہ امور تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

اس مضمون مین ہم انکو مخاطب کرنا نہین چاہتے صرف انکی ناظرین تحریر کو ان امور کے خلاف واقعہ ہونے پر اس غرض سے مطلع کرتے ہین کہ وہ سوء ظنی و غلط فہمی سے بچین۔

پہلا امر خلاف واقعہ انکے تحریر مین یہ ہے کہ "امام ابو حنیفہ کے پیچھے پڑ کر انکے محاسن کو معائب شمار کرتے ہین"۔ اس کے خلاف واقعہ ہونے پر ہماری وہ تحریرات کافی دلائل ہین جنمین ہم ابو حنیفہ کی عیب شماری و طعن و توہین کو بکرات و مرات بیدینی ٹھہرا چکے ہین ۔ دیکھو ضمیمہ سفیر ہند نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۳ء و اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳ و نمبر ۸ صفحہ ۲۵۳ وغیرہ۔

دوسرا امر خلاف واقعہ۔ امام بخاری کو بخارے سے اسلئے نکالا گیا تہا کہ انہون نے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت ثابت کی تہی"۔ اسکے خلاف واقعہ ہونے پر مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۹۱ قسطلانی جلد اول صفحہ ۳۵ بستان المحدثین صفحہ ۱۱۳ ترجمہ مشکوۃ شیخ عبد الحق مرحوم دہلوی کی عبارات (جنمین صاف تصریح ہے کہ امام بخاری کا [illegible] سبب ہوا ہے) کافی دلائل ہین۔

تیسرا امر خلاف واقعہ۔ مولف اشاعۃ السنۃ نے ممبر کہا ہے کہ مین علم حدیث مین حضرت عمرؓ سے بہتر ہون"۔ اسکے خلاف واقعہ ہونے پر ہم سردست یہ کہنا کہ "ہمنے یہ بات کبہی نہین کہی اور نہ آیندہ کہہ سکتے ہین"۔ کافی دلیل سمجہتے ہین۔ اس سے آپ کی تسلی نہو تو ہم یہہ کہنے کو بہی تیار ہین "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ آپ سچے ہین تو اسپر آمین کہین۔ بالجہر نہ سہی آہستہ ہی سہی۔

ایک امر اس تحریر مین عقل و منطق کے مخالف کہا گیا اور ہمارے اس قاعدہ منطقیہ کو کہ "صدق شرطیہ کے لئے امکان مقدم ضروری نہین"۔ تسلیم کرکے کہا ہے کہ قضیہ شرطیہ مین جہان تعلیق بالمحال نہو مقدم کا وجود یا امکان ضروری ہے" اور یہ نہ سمجہا کہ ہمارے قضیہ "لمہ ان کان نفح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یمیل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین تعلیق بالممکن ہے اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پہر اعتراض کہان باقی رہتا ہے۔ افسوس! یہ علم و فہم (مدرسہ علیگڈھ کی مسجد) اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ اس مسجد پر کی تجویز پر جسکا عام اخبارون مین ذکر ہے ہم بہی صاد کرتے ہین اور اپنے گروہ اہلحدیث خصوصاً اسکے اعیان اہل وسعت و ثروت علی الخصوص نواب صاحب بہوپال اور بیگم صاحبہ والیہ بہوپال کی خدمتمین سفارشی ہوتے ہین کہ وہ بہی اس کار خیر مین شریک ہون الا انکو سید احمد خان کے عقائد کی (جنمین وہ جمہور اسلام سے مخالف و متنفر ہین) تا ہنوز نہ سمجھین انکے عقائد کو اس مسجد سے کوئی تعلق نہین ہے - اس مسجد کے متعلق ہم بعض امور بطور مشورہ کہنا چاہتے ہین جیسا کہ مدرسہ علیگڈھ کی نسبت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۹ مین کہہ چکے ہین - ہمارے ان امور کو توجہ سے سننے کا وعدہ کرین - اگر وہ منظور نہ کرین تو ہم پرچہ آئندہ مین ان امور کو مفصل عرض کرینگے - اور بعد منظوری امور مذکورہ فراہمی چندہ مین گرمجوشی کے ساتھ سعی کرینگے انشاء اللہ تعالی -

* اگر وہ ری باغ کو ہم جانین یا ہماری [illegible] ملاحظہ سے آپ کا عنایت نامہ [illegible] ۱۱ اپریل سنہ ۸۶ گذرا ہے -

*** جیسے لفظ عقرب صفت - نیش زنی - جہل مرکب وغیرہ وغیرہ -

نواب صاحب بھوپال

اور

اُنکے ملکی یا اسلامی بھائی

(جو لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کے حضور مین ایک اپیل ہے)

ہرکس از دست غیر نالہ کند ✻ سعدی از دست خویشتن فریاد

گورنمنٹ

نواب صاحب مقیم بھوپال کے ساتھ جو سلوک گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اسپر ہم کو افسوس و شکایت نہین کیونکہ ہم کو اسکے سبب و اصل اصول کا علم نہین۔ ہماری شکایت ہمارا افسوس اپنے ہی اُن اعضا و اجزا (ملکی یا اسلامی بھائیون) پر ہے جو باوجود لاعلمی سبب و اصل اصول اس سلوک کے نہ صرف موجودہ سلوک پر اپنی مسرت و اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ بلکہ اسپر ہل من مزید کی صدا بھی بلند کر رہے ہین اور موجودہ و مجوزہ آیندہ سلوک کے وجوہات و اسباب وہ اپنے دل و دماغ سے نکالکر بزبان حال و قال گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہین کہ اسوقت تک جو کچھ اُنسے سلوک ہوا ہے یہ باوجود عدل و انصاف ہونیکے کافی نہین ہے گورنمنٹ کو کچھ اس سے بڑہکر بھی کرنا چاہیئے۔ نواب کو پھانسی دینا چاہیئے یا دریائے شور سے پار کسی جزیرہ رنگون وغیرہ مین بھجوا دینا۔

✻ نواب صاحب کا خطاب نوابی گو گورنمنٹ کیطرف سے جو ملا تہا۔ وہ واپس لیا گیا۔ مگر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے جنکو اپنی طرف سے عطائی خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے۔ انسے یہ خطاب واپس نہین لیا۔ اسی لفظ سے ہم انکو اس خطاب سے یاد کرتے ہین۔ جو لوگ انکو نواب کہنے سے رک گئے ہین۔ وہ اس بات کو نہین سمجھ سکے۔

موجودہ سلوک کے وجوہات جو ان حضرات نے از خود پیش کئے ہین - وہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخبارون مین معہ جوابات درج ہو چکے ہین -

مزید برآن (جسکو وہ آئندہ کے لئے تجویز کر رہے ہین) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کرتے ہین٭٭ -

(۱) نواب صاحب نے بہوپال مین آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہین -

(۲) مسمے دین محمد کی معرفت مہدی سودان کو روپیہ بہجوائے ہین -

(۳) **مجموعہ خطب - ہدایت السایل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ** وغیرہ وغیرہ کتابین گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور انمین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے -

---

٭ جو وہ الزامات یہ ہین (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد (جسکے سبب سے سات ہزار آدمی جلا وطن ہو گئے ہین (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور اسنکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شفیق ہند - مفید عام نجم الاخبار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنۂ ہند - موج نربدا - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ مین جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ ہے درج ہین - بہوپال کے اخبار دبیر الملک نے اپنے پرچہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری مین اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے مین انصاف سے کام نہین لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین مین شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا اُن اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنہین اُن اخبار پر ریویو کیا گیا ہے جیسے شحنۂ ہند و کوہ نور وغیرہ) - ان الزامات کے مقابلہ مین جو نواب صاحب کی حسن انتظامیان اور ریاست کی اصلاحین بیان کی گئی ہین انکی تفصیل شحنۂ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ء اور موج نربدا ۱۳ جون ۱۸۸۶ء مین ہے جو ملاحظہ کے لایق ہے -

٭٭ دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۸۸۶ء و شوکت ہند وغیرہ -

بعض اسلامی[*] بہائیون نے اس اخیر الزام (ترغیب جہاد و بغاوت) مین نواب صاحب بہادر بہوپال کے ساتھ انکے گروہ (اہلحدیث) کے اور اعیان و اشخاص کو بھی شامل کر لیا اور گورنمنٹ کو یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ گورنمنٹ انکو بھی پکڑے اور سخت سزا دے۔

ایک[#] **اور** صاحب جو اپنے آپ کو ابو الدرجات فرماتے ہین (جس سے غالباً وہ اپنا صاحب درجات عالیہ بہشت یا اسلام ہونا مراد رکھتے ہون) اس جرم بغاوت و فساد مین اس گروہ کے شامل ہونے پر یہ ایک روشن دلیل قایم کرتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید نے جہاد کیا ہے جنکی طرف اس گروہ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔

ان[+] **حضرات** نے یہ بھی لکھ مارا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین جو اس گروہ کے لوگ رسایل و تحریرات شایع کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی خوشامد اور خود غرضی اور فعل اتفاقی ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہین۔

اور جو لوگ ہمارے گروہ (حنفی یا مقلدین) کے ہین انکے خیالون تک یہ مسئلہ جہاد کبھی نہین آیا۔ اور نہ کبھی بغاوت کا خیال اُنکے دماغ مین گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہین جو وہابی کہلاتے ہین۔ ہمارے ان اعضا و اخوان کے ان پرجوش بیانات و مزید سزا کے تجویزات کو دیکھ کر ہماری مہربان گورنمنٹ کا جوش مین نہ آنا اور موجودہ سلوک سے زیادتی کا قصد نہ فرمانا بلکہ کسیقدر انہین تخفیف[§] کو کام مین لانا گورنمنٹ کیطرف سے ہمارے افسوس و شکایت کو مکلیخت اٹھاتا ہے۔ بلکہ بجاے افسوس گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کے دلی شکریہ پر مجبور کرتا ہے۔

---

[*] دیکھو علیم الاخبار کلکتہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

[#] دیکھو سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

[+] دیکھو علیم الاخبار کلکتہ و سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

[§] ہم نے سنا ہے کہ پہلے نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کو ایک محل مین رہنے کا حکم نہ تہا۔ اب بحکم گورنمنٹ وہ دونو حضرت ایک محل مین یکجا رہتے ہین اور اس حکم گورنمنٹ کے بدل احسانمند ہین۔

کہ اُنہوں نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف مین نہ سنا اور اسکو اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موروم و ماؤف) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجھا۔

لہذا شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضا فاسد کا حق سمجھتے ہین گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ کو اِس افسوس کا محل نہین ٹہرا سکتے۔ بلکہ بجائے افسوس اپنے مہربان وائسرائے لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک پنجاب کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار ہین کہ اُنہوں نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اِس درجہ سزا تک نہین پہنچایا جس درجہ تک ہمارے بھائیون نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

اِن کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بھائیونکی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور ان سے امید رکھتے ہین کہ وہ اِس مضمون شکایت [illegible] بہتانات کو نظر قبول و اعتبار سے ساقط کرینگے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر اُن بیانات کا انکے لوح خاطر پر جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اس مضمون کے بعد اُسکو محو فرماینگے۔ اور نواب صاحب بھوپال کو خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔

وہ شکایت یا اپیل یہ ہے جسمین انکے الزامات نمبروار ذکر کرکے اِنکے جوابات دیے جاتے ہین۔

(۱) ہمارے بھائیون کا یہ لکھنا کہ نواب صاحب بھوپال نے آٹھ یا نو خون کیے یا کرائے ہین۔ ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ اِسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہین ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بھوپال مین ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر پر (جنکی اونے توجہ سے دیرینہ اور مشتبہ اور مخفی مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہوگئی)۔ اور ان لوگون کو سخت سزا دی گئی ہے اور انکے لایق و فایق آوردہ نواب عبداللطیف خان صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پر جو سابق نواب صاحب بھوپال کے کلی اور جزی امور مین در پئے تفتیش و خلاف رہے خون مخفی نہ رہتا۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بھجوانا سفید جھوٹ معلوم ہوتا ہے اِس جھوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر با تدبیر اپنی اخبار* مین فرماتے ہین کہ "اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بھگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے مین کوئی شک نہ تھا"

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمد تھوڑے دن ہوئے ہین کہ لاہور مین گرفتار ہو گیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے - اِس مقدمہ مین جسقدر نواب صاحب بھوپال کی سازش آپ ثابت کر سکتے ہین کرین - اور اسپر سزا مناسب دلوائین ہم بھی جہانتک ممکن ہے آپ کو مدد دینے کے لئے حاضر ہین - اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیون کو مدد دینے والون کے پھانسی پانی مین بدل خوش ہین - دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب+ لکھا ہے وہ صاف مظہر ہے کہ وہ نواب صاحب بھوپال کا جانی دشمن ہے نہ راز دار اور وکیل - آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلا لین مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات§ اور عدالت بھوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت

* دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۲۶ فروری ۱۸۸۶ء جسمین بعینہ یہ الفاظ درج ہین -

+ ہم نے ایک واقف کار کی زبان سے سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت مین دین محمد نے یہ بیان کیا تھا کہ مین گیلنن صاحب کا فرستادہ ہون اور نواب صاحب بھوپال کے مخالف بعض امور کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور مین آیا ہون گو اِس بیان دین محمد کی گریفن صاحب نے جن سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تھا - تائید و تصدیق نہین کی مگر اس سے یہ تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ انکا ہمراز اور وکیل -

§ دین محمد بھوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو (قوم کلال سے) تھا پھر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا (جنکی نواب صاحب اور رئیسہ سے مخالفت ہمارے معاصر بھی مان چکے ہین) ملازم ہوا لوگون کو دھمکا کر اور مخبری کا ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا پیشہ رہا ہے کہین اور طرح بھی روپیہ وصول کرتا رہا ہے چنانچہ رسالہ النصرت السنتہ بنارس مین اسکی نسبت ایک اشتہار اس مضمون کا درج ہو چکا ہے کہ "وہ بنارس والون کا کچھ روپیہ مار کر چلا آیا ہے اسکے داؤ اور فریب سے لوگ بچین -"

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لایق اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بہائیون نے نواب صاحب بہوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جہوٹ ملا دیا گیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جہوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا غلط قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بہوپال کو بہولا بہالا اُلّو سمجھکر دہمکایا اور ایک عرضی کے ضمن مین یہ مضمون لکھکر پیش کیا کہ مجھے ایکہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گورنمنٹ صاحب کے پاس تمہاری مخبری کرونگا کہ انہون نے مجھے ایکہزار روپیہ دیکر مہدی سوڈانی کے پاس بہیجا تھا اور ایکہزار روپیہ اور دینے کا وعدہ کیا تھا اب ایکہزار روپیہ نہین دیتے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ سزا یاب ہوا ایک دفعہ اس سے پہلے بہی اُسنے ایسی حرکت کی تہی جسپر اسکو سزا ملی تہی۔ چنانچہ سر رشتہ عدالت فوجداری بہوپال مین ان مقدمات کی مثلین موجود ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کہلم کہلا دشمن ہے اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف (اپنے بچاؤ کے لئے وہ خود بناوے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے کہے) لایق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بہوپال کی وفاداری اور سر رشتہ عدالت بہوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے اِن مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام و نشان بھی نہین ہے - ہم اِن تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل و تفصیل اِن مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دہوکہ کھایا ہو) امید رکھتے ہین کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے -

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد و فساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب دیوان خطب (یا موعظہ حسنہ ہے) اِس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اِس غرض سے اِس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہے کہ عرب یا مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش و اشتعال پیدا ہو -

اِس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تہا - باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنے کی ترغیب ہے اور عربی زبان میں وہ کتاب اِس غرض سے بنائی گئی اور مصر و عرب مین وہ اسواسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط و دروغ ہے -

اِس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا خطبہ تہا - مولانا اسمٰعیل شہید کا سکھون سے (انکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد رہا - اسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ اُنہون نے بنایا تہا - گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ انکا جہاد تھا - اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اِس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہے - بلکہ اِس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجایز سمجھتے تھے -

اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے - چنانچہ انریبل سید احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہوچکا ہے -

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سابق کے خطبون کو جمع کیا تو انمین مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کردیا - اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوایا - اور (**اس خیال** سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن و حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بشرائط خاص (جو اسوقت یک قلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ بہر حال واجب - اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحۃً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے -)* اس کتاب یا خطبہ کو **گورنمنٹ کے مخالف** نہ سمجھا - یا لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا [illegible] گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جسپر ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو **کرنیل بنرمن** صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سیہور علاقہ بھوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے - **نواب صاحب** نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو انکو اسوقت میسر آئین جمع کرکے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب وہ نسخہ **دوبارہ مصر مین چھپوایا** تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل **نکال دیا** - چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکہا سکتے ہین - اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے -

اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکہانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا -

---

* دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے - جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکہا سکتے ہین - ہم نے چاہا تہا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اوس خطبہ کو نقل کرتے مگر اس خوف سے کہ ہم بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جاویگا ہم نے اسکی نقل کو مناسب نہین سمجھا

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اِس کتاب یا خطب کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اِس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال نہ دیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اِس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تہا۔

اس بیان سے ظاہر ہے [illegible] یقین ہو سکتا ہے کہ [illegible] طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہو سکتا۔ اور اِس کتاب کی بنسبت جو ہمارے بہائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اِسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی تہا) اور سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے اُنکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

اِس کتاب کے نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اِسکے صفحہ سے ۱۰ تک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ ”انگریزونکو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جائے“۔ اور اسکے صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ ”ہندوستان دار الحرب ہے“ مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین بزور شمشیر اُن سے چھوڑانا مسلمانونپر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکہنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے“۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین کی ہین جو اس کتاب کے بیان مندرجہ ذیل سے ہے بران منصوبہ

نہین جیسے لفظ "شیطان" "خبیث" وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھے ہین۔ اور نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو مشتہر کرنے سے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل ہین۔

پہلا مضمون جو اسمین صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السایل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام مع حوالہ بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبد الباری یمنی کے رسالہ سیف تبار کا [illegible] ذکر حوالہ گو ہدایۃ السایل مین نواب صاحب نے نہین دیا۔ مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السایل سے تیسرے سال سنہ ۹۴ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف تبار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہ دونو اصل رسالے (بانیان۔ اور سیف تبار) بھی ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اُسکو ہم دکہا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سودان کے اشتہارات وخطوط کو یا روس کے مخالف کارروائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا۔ اور اُنپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد وبغاوت نہین کہتا۔

نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کانشنس کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اس سے اُنکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے
اس قسم کی بلا تحقیق (دبلا تائید و تردید) مضامین کے انکی کتابون مین درج ہونے کا **ایک سبب**
اور بھی ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اور نواب صاحب اور
اونکے مقلد دوستون سے اسکے بیان سے پہلے معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو
اس سبب کے اظہار و بیان مین حق گو و معذور سمجھین۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال نکرین
نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہین مگر حق اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم
اُنکے پاس خاطر سے حق کو نہین چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف مین تحقیق و تدقیق کا التزام نہین صرف جمع و تالیف
انکو منظور [illegible] ہے۔ لہذا وہ ہر [illegible] مسایل [illegible] تحقیق ہون۔ خواہ غیر تحقیق مناسب و ضروری ہون
خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف مین درج کر دیتے ہین۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل
مین نہین پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل مین بھی انکا یہی
حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی وغیرہ
علماء) نے انکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسایل مین غلطی و تحقیق سے
مخالفت ایسی ثابت کردکھائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا
ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہم کو اس سے بحث نہین کہ فلان امر مین حق و صحیح کونسا قول ہے۔
جب بعض علمی اور مذہبی مسایل مین انکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو ان
مسایل مین جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے انکا اقوال غیر کو بلا ردو قدح نقل
کرنا کون سے تعجب و اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے
نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی مین مبتلا ہین اور ایسے مضامین کے نتایج سے بالکل

نا آشنا۔ لہذا اِن مسایل کے نقل بلاتحقیق ہین وہ اور بھی معذور رکہے جانے کے مستحق ہین اور اُنکی اشاعت سے اُنپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب لبغاوت و فساد کی نیت رکہتے ہین بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ یہی کتاب ہدایت السایل ہین اور جو اسکے بعد اونہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسایل بھی اُنہون درج کئے ہین۔

۹۴
(۱) ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہین نہ دارالحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ لغایت صفحہ ۱۰۴ ایکقلم رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا و رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی ہو چکی ہے۔ لہذا [illegible] کہ کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تہا نہ جہاد۔

(۴) ہندوستان کو دارالحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہے۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور سندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیر خواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے۔ وغیرہ وغیرہ

کتاب ہدایتہ السایل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکہا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بہوپال وغیرہ دارالحرب ہین یا دارالاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دارالاسلام ہین نہ

دار الحرب اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال و عبارات نقل کرکے انکے خاتمہ مین بصفحہ ۱۳۳ بطور نتیجہ یہ لکھا ہے کہ ”چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنا بر علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ از لیس فلیس × × × × وفی الحال مختار و فتواے مشاہیر فقہاء حنفیہ ہند مثل علمائے دہلی و رامپور و بھوپال وجز آن ہمین است کہ مملکت ہند خصوصاً ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند الاحتیاط ان تجعل ہذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہولاء الشیاطین و اللہ اعلم“

اور کتاب مواید العواید مین بصفحہ ۲۴ احادیث ممانعت غدر کو بسط و تفصیل سے نقل کرکے آپ نے فرمایا ہے۔ ”فقہ این احادیث کبیرہ بودن غدر و نقض عہد ہست خواہ با مسلمان باشد یا نامسلمان و ہمین است مختار جمہور اہل علم در دین است عمل اہل اسلام قدیماً و حدیثاً - و ازینجا ست [illegible] معاہدہ دوستی [illegible] نہ ہدم حرب و جز آن میکنند در حفظ آن عہود و مواثیق تا آخر زمان میکوشند و نقض آنرا خلاف شرع اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی میشناسند و این معاہدہ کہ میان ملوک و رؤسا صورت می بندد رعایائے آن ریاست نیز در آن بدلالت تضمن یا التزامی داخل می باشند و ایفائے آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان گو ذکر عہد رعایا در وقت آن معاہدہ نیامدہ باشد چہ رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہد مے بندد نہ از طرف ذات خود تنہا و معاہدہ و مہادنہ او عین اقرار و اعتراف تابعان اوست و دیدہ باشی کہ در زمان غدر ہند لشکریان دولت برطانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند اما رؤساء ہند ہمچنان بمعاہدہ

* اس قسم کے الفاظ سے بھی ہمارے اسلامی بھائی نواب صاحب کا باغی ہونا نکالتے ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ یہ کسکے الفاظ ہین اور نہ یہ سوچتے ہین کہ مذہب کے لحاظ سے وہ حضرات خود انگریزون کو کیا سمجھتے ہین۔ ہم گمان نہین کرسکتے کہ وہ انکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہون۔ اور دین حق پہ جانتے ہون پھر انکا دوسرے کے حق مین ان الفاظ کے سبب زبان طعن دراز کرنا کب مناسب ہے۔

خود استوار ماندند و ہمین است شایان شان ایشان و در خور و حکم دین و ایمان ایشان و ہر کہ خلاف
آن کردہ و بکند وے نہ تنہا نزد حکام مجرم قرار یافتہ و یابد بلکہ در دین خود نیز غادر ناقض
عہد و ناکث عقد و مرتکب کبیرہ باشد و آنچہ در پاداش آن روز محشر بیند ناورا ازان آفت ست
پس گویا کہ آنکس ہم درین جہان خود را از بند ایمان و عدل بیرون کردہ و ہم آن جہان را برخود
فاسد ساختہ و چون معنے مدت عہد در وفا بعہد و عدم غدر در شرع معتبر است پس بر ذمہ
ہمت ہر معاہد خواہ رئیس کدام ریاست باشد یا رعیّ کدام دولت واجب است کہ تا آن
مدت معہود اندیشہ نقض عہد معقود بخاطر نگذرانند و ظاہر آن است کہ عہود و مواثیق روسائے ہند
با دولت برطانیہ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن معقود شدہ است و بہ مسایل چند مربوط گشتہ کہ
در عہدنامہائے ہر واحد ازانہا مبسوط است پس این زمرۂ امرا و جماعۂ رؤسا را کہ معاہد
اند باین عہود مضبوطہ و مؤبدہ ہرگاہ رسد کہ سر از مواثیق و اعترافات محررہ مقبولۂ طرفین برگردند
و خود را بشکستن این اقرارات و اختیار غدرات و ایثار جہادات و نحو آن رسوائی دنیا و
آخرت گردانند و بپاداش آن در ہر دو جہان خوار و بیمقدار گردند"

اور اسی کتاب (موائد العوائد) مین بصفحہ ۳۴ آپ نے لکھا ہے مناقب جہاد
در راہ خدا کہ در قرآن و کتب دین وارد ست ثبوت فضیلت و ترتب اجر موعود دران
منوط است بحصول شرائط و احکام صادقہ آن ورنہ چنین جہاد کہ امروز عامہ مسلمین آنرا
سبب فوز خود بہ نجات و بلوغ بدرجہ شہادت کبرے گمان مے کنند فتنہ بیش نیست و
احدے از اہل علم و معرفت بنظر لعیت اسلام بسوئے آن نرفتہ چنانچہ در زمانہ برگشتگی افواج
و عساکر دولت انگلشیہ در مملکت ہند جمیعے از رایان و نوابان و دیگر مردم برخاستند
و با حکام فرنگ معرکہ حرب و ضرب آراستند و بیہودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت
تا آنجا رسید کہ زنان و طفلان بیچارہ را پارہ پارہ ساختند و باتش غم و غصہ سوختند
حالانکہ این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و ہر کہ امروز آنچنان کنند

کہ آنہا در زمان غدر کردند حکم او ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوئے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون بر اسلام باقی ماند جہاد دران لغیے چہ بلکہ گناہے از گناہ و کبیرہ از کبایر باشد و نزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی و ہر کہ موافق ایشان درین مدارک و مفاہیم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکہ تا از دار حرب ہجرت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیندازند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوہ آن از برای جہاد شرط نخستین بیعت کردن است باکسی کہ او صاف امامت بروجہ کمال داشتہ باشد و اہل حل و عقد آنرا لپسند کنند و مردم دانشمند صاحب رائے امامت اور اقبول دارند و بعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند [illegible] صاحب [illegible] باشد [illegible] را [illegible] این ہمہ شروط در زمان غدر مذکور یک قلم مفقود بود و تا زمان حاضر و وقت موجود نیز معدوم است پس بر بنائے شریعت اسلام ہیچکس را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد۔“

اور کتاب بدور خضیب میں بصفحہ ۱۸۷ آپنے لکھا ہے۔ ”پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہند از کلکتہ تا پشاور و از گجرات سندھ تا دکن مثلاً در جہار دانگ کسے نباشد کہ معتقد جواز جہاد و قتال با دولت برٹش خواہد بود زیرا کہ شروط این عمل بکبیر درین وقت درین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید۔“

اور کتاب ترجمان وہابیہ میں جسکو ہمارے بھائیوں نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹھہرایا ہے۔ آپ نے بصفحہ ۱۰ اخبار تیرہویں صدی آگرہ سے نواب عبد اللطیف

خان سی آئی - ای کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور
ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کر کے بصفحہ ۲۱ کے کہا ہے کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب
حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرایط جہاد کا اسکے مین ذکر کیا ہے جسکا حوالہ
تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے - یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ
مین ہوی اور اسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی آئی اے نے کوشش
فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی
کیونکہ اس ریاست بہوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہین ہے کہ ریاست
اور اہالی ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے
اس ۱۲۹۰ ہجری مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کی
[illegible] اہل حدیث کے خصوصاً
پایا -

× × × × × × × × × × × ×

اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ . نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس
لکہی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین
مفقود ہے - بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت
مین اپنے اوستاذ والاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی
ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام
مین کوشش کرے اور خیر خواہ و امن جوے عامہ خلایق ہو - اور بصفحہ ۳۲ کے کہا ہے معہذا
تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پہ خواہ قدما رہون یا متاخرین محض خیال خام ہے
کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کر سکتا ہے کہ سوائے
ان عالیون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم
و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ بالخصوص

فرض ہے یا اِس وقت مین شروط جہاد موجود ہین" اور اِس مین بصفحہ ۷۹ کہا ہے۔ اور وہ جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین اولاً اور کتاب موعظہ حسنہ مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جایز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب عوائد العوائد مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب تاج مکلل مین رابعاً لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکہنا اون لوگون کا کام ہے۔ جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا۔ اور امن کا اُٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص [illegible] اطاعت اپنے حقمین مین فرض جانین اور سب شرایط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد ہوسکتا ہے۔ سوا اِن صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے۔ اور وہ شرایط بالکل معدوم۔ مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا"

اِسی مضمون کی عبارات اُنکی اور تصنیفات مین بھی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین ہوئین اِن عبارات و مسایل کو دیکہکر کس و ناکس کو دلبشرطیکہ اُنکو نواب صاحب یا اُنکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو یقین حاصل ہوسکتا ہے کہ جو عبارات و مسایل گورنمنٹ کے مخالف اُنکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بابنیان و سیف تبار سے منقول ہوئے ہین اُنکی نقل سے اُنکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے۔ اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے مطابق ہے۔ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے موافق ہوتا اور اُنکی نقل

واشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا۔ انکا مقصود ہوتا تو اس لی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ انسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب ہدایۃ السایل مین اور سالہا سال اسکے بعد متعدد کتابون مین ان مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اُردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اس ذراسی موہوم وخیالی اشتعال کو وہ اسقدر متواتر پانی ڈالکر نہ بوجھاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایکدو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ انکا دلی اعتقاد وہی ہے جو سالہا سال سے [illegible] ہے۔ اور ان مسایل بانیان وسیف تبار کی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی و نتایج کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا موید ہم کو انکی کتاب "العبرہ فی مسایل الجہاد والہجرہ" کا ایک فقرہ تحریر تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹) ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین فقہاء نقل کرکے فرماتے ہین۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

وعندی ان ہذہ المسئلۃ من المشتبہات التی لم یظہر حکمہا علی وجہ یحصل منہ ثلج الصدر و یذہب بہ عطش الفواد و لنا ترانی حود تہا فی ہدایۃ السایل الی ادلہ المسایل

مقیدا بالمذھب الحنفی الدال علی ان بلاد الھند
دیار الاسلام وکتبھا فی موضع اخر علی طریقۃ
اھل الحدیث الدالۃ علی انھا دیار الکفر وجمعت
ھنا بین الضب والنون ولم اقطع بشئ من ذلک (العبر)

پیاس دور ہو یہی وجہ ہے - کہ تم مجھے
دیکھتے ہو کہ مینے ہدایۃ السایل مین حنفی مذہب
کا پابند ہو کر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام
ہے - اور جگہہ محدثین کے (بعض محدثین
دہلی کو مراد رکھتے ہین - جنکے اقوال نقل کئے ہین - نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر
ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) مین مینے گوہ اور مچھلی (دونو قسم اقوال) کو جمع
کر دیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہین کیا -"

اس عبارت مین ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے - اور اس امر کی پوری تصدیق
کہ ہمارے نواب صاحب کو نقل اقوال غیر مین تحقیق حق کا التزام نہین ہے - اور آپ اپنی تصانیف مین اقوال غیر مخالف اعتقاد کو بھی
نقل کر دیا [illegible] اعتقاد سمجھنا
اور انکی اشاعت سے انکی بغاوت کا نتیجہ لکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے - بالجملہ ان عبارات
کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہین ہے - ہان
عدم تثبت بے ضبطی ناواقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام جو قایم کرو سو لایق تسلیم ہے ولس

ہمارے ایک اسلامی بھائی کارسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ ۷ فروری ۱۸۸۶ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل متضمن خیر خواہی و اطاعت
گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ (۷) مین یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات
ڈر کے مارے اور اسوقت لکھی گئی ہین - جبکہ نواب صاحب کا انگریزون سے جہاد
کی اشتعالک مین کتابین تصنیف کرنا - اور انکو ہندوستان مین کم اور روم و عرب مین زیادہ
شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ دارون کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا
تھا - اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اطلاع پا کر پہلی کتابون کے مخالف لکھنا شروع کیا
اور اپنے ہم مشربون کو بھی بھوپال آگرہ و لاہور مین (اس سے شاید اشاعۃ السنۃ کیطرف

شمارہ ۱۴) جہاد کی بُرائی لکھنے پر مامور کیا۔"

پھر بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد۔" یہ بات بھولکر اس اخبار کے صفحہ ۸ مین اسکا خلاف کیا۔ اور یہ کہدیا کہ "یہ مسایل و عبارات اس بلاد (سنہ اوایل حال) کے خوف سے لکھی اور لکھوائی گئی تھین۔ جسکے سامنے ہوئیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہوچکا تھا"۔

ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کا رسپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے کلام منقول سابق مین عموماً اہلحدیث کے حق مین فرما چکے ہین۔ کہ "انکی تحریرات متضمن ممانعت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے۔ دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو فرض جانتے ہین۔ انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایۃ السایل (جو رسالہ بانیان وسیف تتارے سے منقول ہین) دل سے ہین۔ اور یہ آخری عبارات و مسایل (جو ہم نے اُنکی [illegible] اور مولوی اسمعیل کا جہاد شاہی [illegible]

اس اپیل مین ان حضرات کے مغالطات و افتراءات کا جواب دینا بھی ضروریات سے ہے پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزون سے جہاد کی ترغیب و اشتعال مین کتابیں تصنیف کرکے ہندوستان مین کم اور ممالک روم و عرب مین زیادہ شایع کی ہین سراپا دروغ بے فروغ ہے۔ جس قدر * ممالک روم مصر و عرب مین نواب صاحب کی کتابیں شایع ہوئی ہین انمین ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے۔ جسمین انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہو۔

* قسطنطنیہ مین نواب صاحب کی یہ کتابیں چھپی ہین۔ جنکو مہتمم الجوائب نے خود بلا درخواست و ترغیب نواب صاحب اپنے ذاتی فایدہ کے لئے چھاپا ہے۔ بلغہ در علم لغت۔ لقطۃ العجلان در تاریخ۔ نشوۃ السکران در علم ادب (لٹریچر) علم الخفاق در علم اشتقاق مصر مین جو کتابیں آپنے چھپوائی ہین۔ انکی فہرست یہ ہے۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر۔ نزل الابرار در علم ادعیہ و اذکار نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار۔ خلاصہ اسماء الرجال۔ رسالہ وصایا ابن عربی۔ رسالہ بشارت بر اعمال صالحہ کتاب احکام مستورات۔ الروضۃ الندیہ شرح الدر البہیہ"

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو وہ کم سے کم اِن کتابون مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کہل گیا۔ تب نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین اول تو محض دروغ ہے۔ جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنل بنرمن پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض ہوا تہا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچہ اعتراض نہین ہوا تہا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی قصور اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو بواسطہ کرنل بنرمن ہوئی تھی) معافی قصور اشاعت ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجہا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اسمین یہ فقرہ صاف طور پر یہی درج ہے کہ ۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السایل) کے وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تہا۔ پہر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چہاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔؟

ثانیاً یہ بات صحیح و راست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس سے نوابصاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اُن مضامین کا مخالف منشاء گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشاء گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر کرنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجہا اور نادانستگی و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تہا۔ اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تہوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا۔ پہر اس کارروائی لائق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بہوپال و لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے

بہی تب ہی سے ممانعت جہاد مین کچہہ کچہہ لکہنا شروع کیا ہے یہ بہی دروغ بے فروغ ہے -

اگرہ وبہوپال کے ہم مشربان نواب صاحب کی تحریرات سے تو ہم واقف نہین - لاہور مین انکا ہم مشرب اس قسم مضامین شایع کرنیوالا ایک رسالہ اشاعۃ السنۃ ہے اسکی نسبت یہ گمان سراپا بہتان ہے - نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض تو ۱۸۸۱ء مین ہوا تہا - اور اشاعۃ السنۃ اس سے تین سال پیشتر ۱۸۷۹ء سے اس قسم کے مضامین شایع کر رہا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکے موجودہ حالت امن و آزادی پر جہاد جایز نہین ہے - (دیکہو فہرست مواضع ممانعت جہاد رسالہ اشاعۃ السنۃ جو اخبار ٹیلی جنسر (انگریزی جرنل انجمن پنجاب لاہور) مطبوعہ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۵ء مین مشتہر ہوچکی ہے) بلکہ اس سے بہی چار برس اور پیشتر ۱۸۷۶ء مین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ رسالہ اقتصاد فی [illegible] دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس گورنمنٹ سے مسلمانون کا ہند کے ہون خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جایز نہین - اور اسی سال پنجاب کے عام اہلحدیث نے بذریعہ ایک عرضداشت اپنی عقیدت اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تہا جسپر گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تائید و تصدیق مین ایک سرکلر بہی جاری ہوا تہا - جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین منقول ہوچکا ہے - بالجملہ عموماً پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب کا وفادار و فرمانبردار گورنمنٹ ہونا اور انکی تحریرات کا دلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگون کو بلانا اور فساد و بغاوت گورنمنٹ سے ہٹانا نواب صاحب پر اعتراض ہونے سے سالہا سال پہلے گورنمنٹ کو ثابت ہوچکا ہے اور اسپر سرکاری چٹہیات و اعزازنامون کی شہادت موجود ہے - پہر اشاعۃ السنۃ کی نسبت یہ گمان کہ وہ تب ہی سے مضامین ممانعت جہاد شایع کر رہا ہے جب سے نواب صاحب کا حال کہلا ہے بہتان نہین تو کیا ہے ہمارے بہائیون کو ایسی اکاذیب کی تحریر سے شرم کرنا چاہئے وہ شرم نکرین تو ہمارے

---

* کبہی لمبی ہوئی تو ہم اس مضمون کے خاتمہ پر بہی اس فہرست کو نقل کر چکے ہ

ملکی ریفارمر اخبارون کے اڈیٹران اکاذیب کو اپنی اخبارون مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی اشاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا اس موجودہ سزا کے خوف سے تھا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر انکو یقین ہوگیا تھا۔ اسکا دروغ ہونا اُسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکھا گیا ہے۔ وہ بھی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس سے علاوہ اسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے۔ کہ جن عبارات رسالہ سیف تبار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنیسے نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ کے لئے آخری عبارات متضمن خیرخواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ عبرۃ مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۱۲۹۴ ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نوابصاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے اور انپر سزا پانے کا خوف ویقین رکھتے۔ اور اُسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اُن دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کر کے اسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پھر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجھے تھے۔ اس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا۔ محض سادگی و رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شایع کیے ہین۔

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلاوجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے ایڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیرخواہی گورنمنٹ و انکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدا نکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے نام کا جمعہ و عیدین مین خطبہ پڑہتے ہین) مقابلہ ہو جاوے [illegible] اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اسکے جواب مین جوبات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے۔ اور اسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و اعترافات خیرخواہی کا دل سے ہونا ثابت کر سکتے ہین۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین۔ اس بات کا جواب ترکی بہ ترکی تو یہ تہا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان و خانصاحبان کے جو اس غدر کے بانی مبانی تھے۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب تھے۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بھی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپ کو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکہتے ہوئے شرماتے ہین۔ خدا تعالے آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین۔ کیون فساد انگیز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام